رشوت ایک عظیم گناہ

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے اس ناسوتی دنیا میں جہاں بہت سارے بنی نوع انسان کی معیشت کی چیزیں پیدا کر رکھی ہیں وہیں اپنی مصلحت خاص اور حکمت عام کے پیشِ نظر فساد برپا کرنے والے عناصر بھی پیدا فرمائے ہیں جن میں سے بعض دوسروں کے مقابلے میں ہولناکی وتباہ کاری میں بڑھے ہوئے ہیں۔

آج میں آپ حضرات کے سامنے معاشرے کے ایسے ہی ایک ناسور اور معیشت کو گُھن کی طرح کھا کر بے نشان کرنے والے ایک مفسدے کا ذکر کروں گا جو صرف یہ کہ انسان کے اموال ہی پر اثر انداز نہیں ہوا؛ بلکہ اس کی نحوست سے جانوروں کی ہلاکت کے دلدوز مناظر بھی چشمِ فلک کو دیکھنے پڑے، انسانیت کا کفر کہیں ایسا یہ ناسور رشوت ہے۔

رشوت کی خامہ فرسائی کا ذکر کروں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس نے انفرادی لوگوں کی معیشت تباہ نہیں کی ہے؛ بلکہ ملک گیر کہیے، جہاں گیر معیشت کا جنازہ نکالا ہے، آخر کوئی تو وجہ ہے کہ اسلام نے رشوت ستانی کو حرام ٹھہرایا اور اس کی مذمت مستقل نصوص میں وارد ہوئی ہیں، تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی کبھی رشوت کے ازدہے نے کسی معاشرے یا ملک پر اپنی پکڑ جمائی 'توکل' کا ہنستا کھیلتا آباد شہر آناً فاناً ویرانے میں تبدیل ہوگیا، معیشت کی رُو سے خوش حال لوگ دریوزہ گری پر مجبور، شاہوں کو گدائی کا منہ دیکھنا پڑا، عمارتیں ویران، اور تجارتیں ٹھپ ہوگئی ہیں، ملک بھر کا سرمایہ سمٹ کر گنے چنے چند افراد کی آغوش میں آگرا۔

عزیزانِ من! رشوت خوری کی برائیوں کے من جملہ ایک یہ بھی ہے کہ اس نے اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا ہے، بنی نوع انسان کی ترقی کا ضامن جسے کہیں ایسا جذبۂ ترحم رشوت خوری کی عادتِ سیئہ کی وجہ سے یکسر بھسم ہو کر رہ جاتا ہے، رشوت خوری انسانی خون چوسنے کا اس کے مرتکب کو عادی بنا دیتی ہے، بالآخر ایک درندہ کی سی خانہ خرابی اور تباہ کاری سے انسانی معاشرہ اسی رشوت ستانی کی نحوست سے دو چار ہونے لگتا ہے، ہمدردی اور غم خواری کا جنازہ نکل جاتا ہے، ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا عنصر بنی آدم سے عنقا ہو جاتا ہے، نتیجۃً رحمتِ رب کے انسداد کا باعث بنتا ہے، اور ایک خلقت ربانی مہربانیوں سے محروم اور الٰہی رحم و کرم سے دور اور بہت دور ہو کر رہ جاتی ہے، ارشادِ نبوی کتنا سچ ہے ''ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء''

رحم کو تم اہلِ زمیں پر　　　　خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

رشوت ستانی کی بلا سے حسد اور کینہ پروری ہوا ملتی ہے، حرص و لالچ کا بازار گرم ہوتا چلا جاتا ہے، قرض وغیرہ، احسان و تفضّل کھو جنے سے بھی نہیں ملتا، انسان مفاد پرستی کا پجاری بن کر رہ جاتا ہے، دوسرے دکھ سے خوش ہونے، اور خوش حالی پر جلن کا شکار ہونے کی بد خلقی جنم لیتی ہے۔

اور انجام کار 'حُب دنیا' کا دل مین ایسا بیج پڑتا ہے جسے برائیوں کا قطب کہا جاتا ہے، اسی ''حُب دنیا'' کی دھری پر تمام برائیوں کی چکی گھومتی ہے، ارشادِ ربانی ہے، ''حُب الدنیا رأس کل خطیئة''۔

میرے عزیز دوستو! رشوت ستانی کی بلا کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کی نحوست سے لمحوں کے کام گھنٹوں تک، اور گھنٹوں کے مہینوں تک موخر ہوتے چلے جاتے ہیں، پیسے پھینکے بغیر اپنی حق طلبی اور دادرسی مشکل ہوجاتی ہے، ایوانِ حکومت سے لے کر عدالت تک کی فضا مسموم ومکدر بن جاتی ہے، ایک صاحب حق رشوت دینے کے لیے پیسوں کے نہ دینے کی بنا پر چارہ جوئی سے یکسر محروم جاتا ہے، عدالتوں میں انصاف بکنے لگتا ہے، محض چند پیسوں کے بل بوتے پر ایک حق دوسرے کے حصے میں کردیا جاتا ہے، فراڈ اور فریب کی ایسی گھناونی شکل سے سماج دوچار ہوجاتا ہے، جس میں شریفوں کا دم گھٹنے لگتا ہے۔

ہاں! ہاں! اسی رشوت ستانی کی وجہ سے جرائم پیشہ عناصر توانا سے توانا ہوتے جارہے ہیں، اور انصاف پسند لوگ کمزوروں کی فہرست میں آجاتے ہیں، ملکی معشت حددرجہ متأثر ہوتی ہے، ترقی کی راہ پر گامزن ملک نہایت قلیل عرصے و مختصر مدت میں 'اکونومی' کی نچلی سطح پر آ گرتا ہے چند افراد کی خواہش بطن کی تسکین کا خمیازہ پورا ملک بھگتتا ہے۔